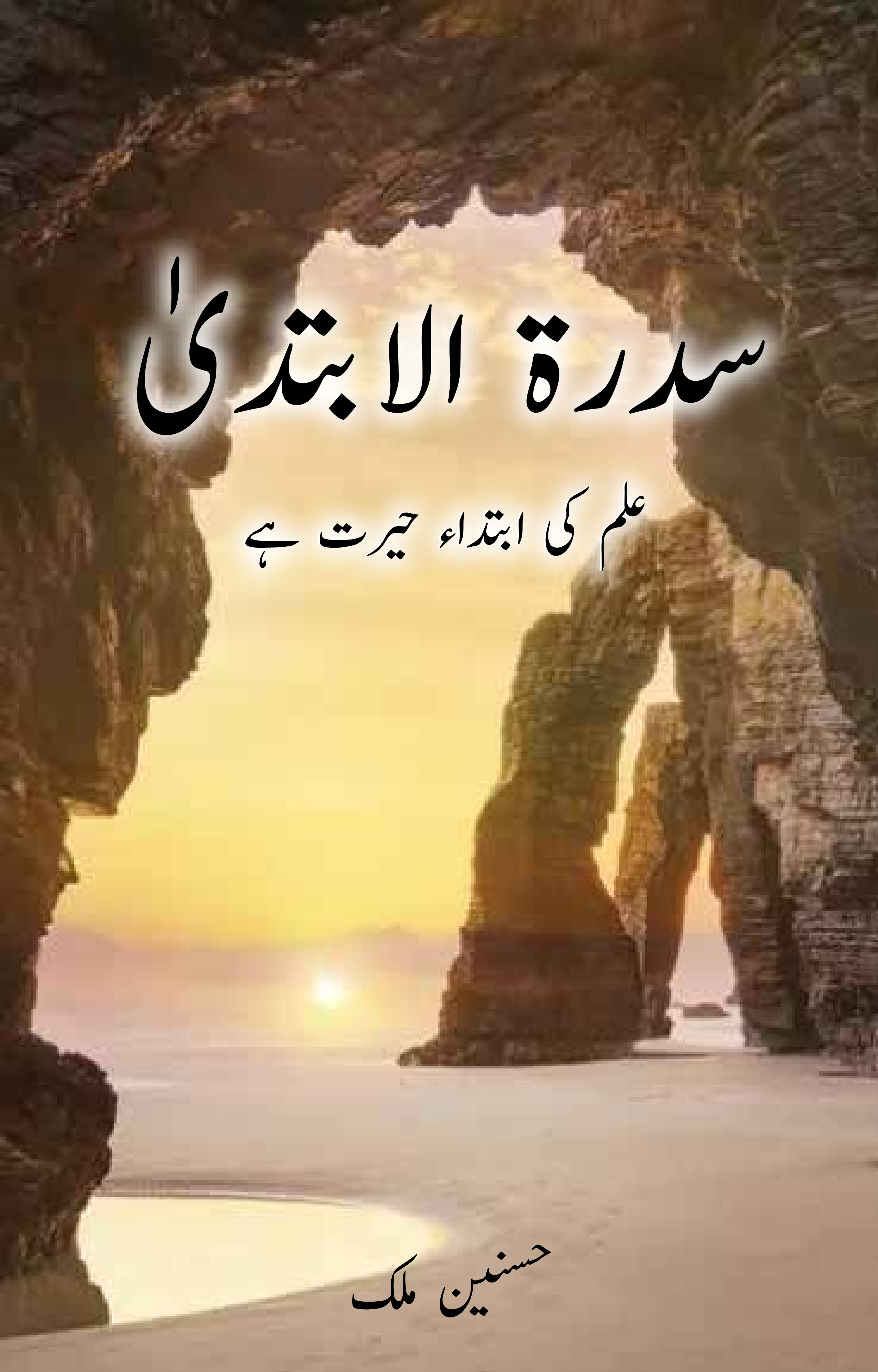

سدرۃ الابتدیٰ

علم کی ابتداء حیرت ہے

حسنین ملک

مجھے غور و فکر نے سکھایا ہے کہ
جب بھی لوگ مجھ سے اختلاف
کریں، میں بھی ان کے ساتھ مل
کر خود سے اختلاف کرتا ہوں۔

اکثر زیادہ سنبھال کر رکھی ہوئی
چیزیں بھی گم جاتی ہیں، یہی حال
ہمارے رشتوں کا بھی ہے۔

”

تعلقات ترجیحات ہوتے ہیں
سارا فساد دونوں طرف کی ترجیحات
کے فرق کا ہے۔

”

جو لوگ زندگی میں بوجھ کا شکار
ہیں انھوں نے چیزوں اور لوگوں
کو سر پر سوار کر رکھا ہے، وزن
کم کریں سفر میں آسانی ہو گی۔

محبت کا کم سے کم تقاضا یہ ہے کہ
جس ہاتھ کو ہاتھوں میں لیا جائے
اس کے ہاتھوں کی لکیروں کو بھی
قبول کیا جائے۔

حساب کتاب کی دوڑ میں ہم سے
''الکتاب'' کہیں پیچھے رہ گئی ہے۔

گرے ہوئے سے بچ کر رہیں
گرائے گئے کے ساتھ کھڑے
ہوں۔

ہمارے گھروں میں روشنی، اور
ہمارے اندر کی تاریکی
ایک ساتھ بڑھ رہی ہے۔

”

خود احتسابی وہ منفرد عمل ہے جس
میں غیبت فرض کا درجہ رکھتی
ہے۔

”

20 روپے کی کہانی

سگنل پر کھڑی وہ بچی بار بار میری گاڑی کی کھڑکی پر دستک دے رہی تھی۔ میں نے 10 روپے کے دو نوٹ نکال کر اسے دیے۔ وہ خوشی سے بھاگی اور جا کر ایک نوٹ اپنے بھائی کو دے دیا۔

میں نے اپنی کمائی کا ہزارواں حصہ آگے دیا تھا اور اس نے اپنی کمائی کا آدھا دے دیا۔

اپنے دلائل کے خلاف دلائل

دینے کا مزہ یہ ہے کہ ہر دفعہ

آپ ہی ہارتے اور آپ ہی جیتتے

ہیں۔

محبت میں ناکامی کی اصل وجہ وہی
ہے جو ٹیسٹ میچ میں رن آؤٹ
ہونے کی ہے۔

"نصیب"

پہلے ہم اپنی حرکتوں سے تعلقات کو
آخری موڑ پر لے آتے ہیں پھر اپنی
ضد اور انا کے ہاتھوں واپسی کا راستہ
بند کر لیتے ہیں اور جب سب کچھ
ختم ہو جاتا ہے تو اس کو "نصیب"
کا نام دے کر یعنی اللہ پر الزام لگا
کر خود کو مطمئن کر لیتے ہیں۔

دنیا کا سب سے مختصر رومانوی افسانہ

وہ بولا: آؤ ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں

وہ بولی: نہیں

دونوں ہنسی خوشی رہنے لگے

اگر "پڑھے لکھے" لوگ سڑکوں پر
کچرا پھینکتے ہیں، سگنل توڑتے ہیں،
گفتگو میں گالی کا استعمال کرتے ہیں
تو پھر "جاہل" کی نئی تعریف
کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

”

ہم پلاٹ، گھر اور گاڑی اور باقی
ضرورت کی اشیاء سالوں کی قسطوں
پر لے لیتے ہیں مگر جب تھوڑا تھوڑا
کر کے قرآن پڑھنے کو کہا جائے تو
کہتے ہیں
"ایسے تو بہت سال لگ جائیں گے"

”

پرانے وقتوں میں لوگ خود شکار
کرتے، ذبح کرتے اور کھا جاتے، اس
لیے قصائی کی ضرورت نہیں تھی، ہر
شخص بذات خود قصائی تھا
اسی طرح مولوی، مفتی اور پیر کا
شعبہ وجود میں آیا۔

هر حیوان اپنے سے کمزور کو کھا جاتا

ہے

یعنی اپنے سے کمزور پر زور چلانا

"حیوانیت" ہے۔

مٹھاس کو پرکھنے اور اس کا مزہ لینے
کا واحد ذریعہ کڑواہٹ ہے۔

ضروری نہیں جو شے نظر آرہی ہے وہ

ویسے ہی موجود بھی ہو جیسا کہ آسمان

یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر محسوس ہونے

والی شے وہاں موجود بھی ہو جیسا کہ محبت

اور ہر گز ضروری نہیں جس شے کو ہم ختم

سمجھیں وہ واقعی ختم ہو چکی ہو جیسا کہ

منافقت یا نفرت

”

سوچوں کے اعتکاف کو
فلسفہ کہتے ہیں۔

”

جذبہ وہ خیال ہے جس کا
زیادہ خیال رکھا جائے

”

محبت ہو یا نفرت دونوں جادو گر ہیں
دونوں آپ کو وہ سب کچھ دکھا
سکتے ہیں جسے نظر کا دھوکا کہا جاتا
ہے۔

”

کہا جاتا ہے کہ کرامت عقل کی سمجھ میں
نہیں آتی
تو کیا کرامت کو عقل کی سمجھ آتی ہے؟

بقول شاعر

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

”

حلال سے رک جائیں، حرام کی خیر ہے تاکہ تم سب متقی بن جاؤ آنے والی نسلیں ہم پر ہنسا کریں گی۔

”

نہ تو تمام لوگ پرفیکٹ ہو سکتے ہیں
نہ تمام لوگ فیکٹ پر

”

میں نے محسوس کیا ہے کہ ہم ان
چیزوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں جو
ہمیں خود کو اچھی لگتی ہیں اور
اللہ کا نظام ہمیں ان چیزوں پر لانا
چاہتا ہے جو ہمارے لئے اچھی ہیں
اس چھوٹے سے فرق کو "ہدایت"
کہا جاتا ہے۔

تعلقات برف کی طرح ہیں

لفظوں کی تپش انھیں جلدی پگھلا

دیتی ہے

خلوص کی ٹھنڈک انھیں کبھی پگھلنے

نہیں دیتی۔

”

Dust Bin

بھی کمال کی شے ہے سب لوگوں کی گندگی اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے، جتاتی بھی نہیں نہ اسکو اہمیت ملتی ہے جیسے گھر کی باقی چیزوں کو ملتی ہے اور نہ یہ ہماری گندگی کا حساب کرتی ہے۔

”

تاریخ کبھی بھی آپ کو ایک پوائنٹ
پر نہیں لا سکتی
کیونکہ وہ خود بیچاری گن پوائنٹ پر
لکھوائی گئی ہے۔

”

منزل کی نشان دہی کرنے
والے کا مل جانا بھی
منزل ہے۔

کبھی دو انسانوں میں سے کسی ایک
کا انتخاب کرنا پڑ جائے تو اس کا
کریں جو زیادہ انسان ہو۔

المیہ

والدین نے نسل تیار کرنی تھی مگر

وہ فصل تیار کرتے ہیں

جس کو وہ بعد میں سکون سے

کاٹ کر کھاتے رہیں۔

"

اگر میں آپ سے کہوں کہ فرانس یا جرمنی میں لوگ اپنی قانون کی کتاب کو نہا دھو کر چومتے ہیں، رخصتی کے وقت دلہن کے سر پر رکھ دیتے ہیں، کوئی ہسپتال میں تڑپ رہا ہو تو اس کتاب کے کچھ قانون پڑھ کر اس کو مار دیتے ہیں، اگر یہ مرنے والا اپنی زندگی میں دوسروں کی زندگی کو جہنم بنا گیا ہے تو اس کتاب کے قانون کوئی بھی پڑھ کر اس شخص کو جنت بھیج سکتا ہے، ساتھ میں وہ سب پڑھنے والے یہ بھی مانتے ہیں کہ اس کتاب کے تین سو سے زیادہ قانون حکومت نے منسوخ کردیئے ہیں یعنی کوئی بھی زندہ انسان اب ان پر قیامت تک عمل نہیں کر سکتا تو آپ یقیناً مجھ پر ہنسیں گے

آئیے مل کر ہنستے اور غور کرتے ہیں

عمل کی اس سے بڑی مخالفت اور
کیا ہو سکتی ہے کہ ہم نے تنہائی
میں کی جانے والی عبادتوں کا نام
ہی "اعمال" رکھ دیا ہے۔

سر! دل کیوں ٹوٹتا ہے؟

بیٹا! دل نازک شیشے کے برتن
جیسا ہوتا ہے
لازماً کسی پتھر سے ٹکرایا ہوگا۔

کاش "اقوال زریں" کے
بجائے ہم "فعل زریں"
کو اپنا لیتے۔

”

دوسروں سے اختلاف کبھی ضد بن
جاتا ہے، کبھی انا تو کبھی ناراضگی اور
خود سے اختلاف تحقیق کی شکل
اختیار کر لیتا ہے۔

”

پاکستان میں رہنے والے تمام
غریبوں اور اقلیتوں کو رمضان کا
خاتمہ مبارک ہو
بقول غالب " کچھ نہ سمجھے خدا
کرے کوئی۔"

"

اے مسلمانوں تم پر صیام لاگو کرنے کا مقصد یہ تھا کہ تم ہر ہر معاملے میں خدا خوفی کرتے ہوئے لوگوں کا احساس کرو گے اگر تم نے ایسا کر لیا تو تمھاری" عید" ہو جائے گی۔

”

چاند اور سورج گرہن کی طرح
"انسان گرہن" اور "شعور
گرہن" بھی ہماری توجہ کا منتظر
ہے۔

”

نظر خراب ہو تو عینک لگا کر دیکھیں

نظریہ خراب ہو تو "عینک" اتار کر دیکھیں

اور اگر خود میں کچھ بھی خراب نہیں نظر آرہا تو سمجھ لیں "خانہ خراب" ہو چکا ہے۔

لاہور کا ظرف اتنا بڑا ہے کہ یہ
آج بھی گاؤں سے ہجرت کر کے
آنے والوں سے نہ وجہ پوچھتا ہے
نہ انکی گنتی کرتا ہے بس اپنے دامن
میں کہیں نہ کہیں سمیٹ لیتا ہے۔

”

نظریات کی جنگ لڑنے کے لیے
اب نہ کسی کے پاس وقت ہے نہ
کسی کی اوقات ہے۔

”

پنجرے میں قید پرندہ اور میں ایک
دوسرے کو کافی دیر غور سے دیکھتے
رہے اور ایک ہی بات سوچتے رہے

"یہ بیچارہ پتہ نہیں کب سے قید ہے
اور پتہ نہیں کب غلامی سے آزاد
ہو گا۔"

قرآن کے مطابق

بے شعوری سے شعور کی طرف

سفر سب سے بڑی ہجرت ہے۔

نایاب ہیں وہ والدین جو اپنے بیٹوں
کو سکھاتے ہیں کہ گھر سے باہر نکل
کر نظر آنے والی تمام لڑکیاں بھی
اپنی بہنوں کی طرح ہوتی ہیں۔

ہمیں ماضی عربوں کا اور مستقبل
انگریزوں کا پسند ہے اسی لیے اسکے
بیچ میں ہم "کہیں کے" بھی نہیں
ہیں۔

”

جو سوچ کر لکھتے ہیں
انھیں پڑھ کر سوچا کریں

جب کوئی بہت اپنا، غصے میں کچھ
غلط بول جائے تو اس کی بات سے
زیادہ اس کے حالات پر غور کریں۔
آپ تعلق بچا لیں گے۔

جنون شوق کے اس مقام کو کہتے
ہیں جہاں خوف ختم ہو جائے اور
مقصد باقی رہ جائے۔

صاحب علم وہ ہے جو ہمیشہ طالب

علم رہے

اور

صاحب عقل وہ ہے جو ہمیشہ

صاحب عمل رہے۔

❞

کچھ لوگ چاند پر پہنچے ہوئے ہیں، مریخ پر

پہنچے ہوئے ہیں، سمندر کی تہہ میں پہنچے

ہوئے ہیں اور کچھ تو انسانی آنکھ سے نظر نہ

آنے والے بیکٹیریا کی رگوں میں بھی پہنچے

ہوئے ہیں

مگر افسوس کہ ہمارے ہاں صرف ان کو مانا

جاتا ہے جو صرف "پہنچے ہوئے" ہیں

”

ناکام لوگ جسے ناممکن کہہ کر خود کو مطمئن کر لیتے ہیں کامیاب لوگوں کا وہ روزمرہ کا معمول ہوتا ہے۔

”

خوف اس خیال کو کہتے ہیں جس
میں مستقبل حال سے برا نظر
آئے۔

سلجھے ہوئے کہلانے والے اکثر لوگ
اندر سے بہت الجھے ہوئے ہوتے
ہیں۔

بچے جس چیز سے سکون سے کھیلتے
ہیں اسے کھلونا کہتے ہیں
بڑے جس چیز سے سکون سے کھیلتے
ہیں اسے کھلونا سمجھتے ہیں۔

”

تبلیغ مزے کی چیز ہے

کیونکہ وہ صرف دوسروں کو کی جاتی
ہے۔

اگر برے حالات اچھے خیالات پر
اثر انداز نہیں ہو رہے تو سمجھ لیں
کہ بندہ استقامت کے درجے پر فائز
ہے۔

”

پہلے ہم ایسے تعلقات بناتے ہیں جن
میں نہ کہنا یا سننا برا سمجھا جاتا ہے
پھر پریشانی کس بات کی اگر تعلق
خراب یا ختم ہو رہے ہیں۔

بہتر انسان ہمیشہ بہتر انسان بننے کی
کوشش میں لگا رہتا ہے
بدتر انسان ہمیشہ بہتر انسان بنانے کی
کوشش میں لگا رہتا ہے۔

”

جنات نظر نہیں آتے مگر ہمیں پورا
یقین ہے ان کے بارے میں
مانگنے والے ہاتھ سامنے نظر آرہے
ہیں مگر ہمیں شک ہے ان کے
بارے میں۔

"

اگر سارے فتوے کسی دوسرے شخص نے دینے ہیں تو آپ نے اور میں نے غور و فکر کس چیز پر کرنا ہے؟

سوچئے ضرور۔۔۔

”

اگر کسی راستے پر چلتے ہوئے آپ کا

طرز زندگی آسان ہو جائے تو سمجھ

لیں وہ اللہ کی بنائی ہوئی صراط

المستقیم ہے

اگر مشکل ہو جائے تو سمجھ لیں کسی

انسان کی فنکاری ہے۔

”

ہمارے نبی کا ایک فرمان عام ہے کہ جب
دیکھو کہ جنازہ آ رہا ہے تو رک جاؤ

ان کا فرمان سر آنکھوں پر مگر پتہ نہیں
کیوں مجھے لگتا ہے جیسے انھوں نے فرمایا ہو
کہ اگر کچھ غلط کر رہے ہو تو اس سے
رک جاؤ۔

علم حاصل کرنے کے بعد کی
جہالت وہ ہے جب ہم اپنا علم
دوسروں پر تھوپنا شروع کر دیں۔

جو تعلق ایک "نہ" بھی برداشت نہ
کر پائے وہ تعلق ہر بات پر "ہاں"
کہنے سے بھی نہیں چلے گا۔

”

جو اس معاشرے کو جہنم جیسا چھوڑ
کر جا رہا ہو اسکے لیے آگے بھی
کوئی جنت نہیں ہے۔

جب شخصیت میں سے کردار، علم
اور حکمت ختم ہو جائے تو پھر
کاروبار، نوکری، پراپرٹی اور گاڑی
انسان کا تعارف بن جاتی ہیں۔

غلام سوچ سے لیکر آزاد فکر تک کا
سفر "شعور" کہلاتا ہے
آزاد فکر سے لیکر صالح عمل تک کا
سفر "انقلاب" کہلاتا ہے۔

”

خوشی اور غم کا کوئی مخصوص پیمانہ
نہیں ہوتا، یہ ہر فرد کا ذاتی معیار
ہے کہ اس نے کس بات پر خوش
اور کس بات پر غمگین ہونا ہے۔
فساد تب شروع ہوتا ہے جب ہم
اپنے معیار دوسروں پر بھی لاگو کرنا
چاہتے ہیں۔

”

استاد آپ کو شاگرد بنا لیتا ہے

اچھا استاد آپ کو استاد بنا دے گا

”

زبان جب برا بولتی ہے تو الفاظ دماغ
سے لیتی ہے
دماغ یہ سب الفاظ کانوں سے لیتے ہیں
کان صحبت سے

اچھا بولنا سیکھنا ہے تو اچھا سننا بھی
سیکھنا پڑے گا

”

محبت اور تقلید کی کامیابی کا واحد کلیہ
یہ ہے کہ ایک طرف ایک سیانا ہو
اور دوسری طرف نہایت بیوقوف۔

”

عورت گھر سے اکیلے نکلنے کو آزادی
سمجھ بیٹھی ہے اور مرد اسے گھر
میں قید رکھنے کو مردانگی سمجھتا ہے۔
اس مقابلہ بازی کی بدولت اگلی نسل
رہنمائی سے محروم ایسے نظر آتی ہے
جیسے کوئی والدین کے ہوتے ہوئے
بھی یتیم ہو۔

”

اگر سب اللہ کے حکم سے ہوتا ہے
تو دنیا کے سارے منافق، بدکردار،
قاتل، غاصب، چور، جھوٹے پیشوا اور
سیاستدان سب سے زیادہ احکامات پر
عمل کر رہے ہیں

سوچیۓ ضرور۔۔۔

”

سر! انسانی فطرت کیسے بنتی ہے؟

بیٹا انسان فطرت کا ایک حصہ لے کر پیدا ہوتا ہے مگر دوسرا حصہ وہ خود بناتا ہے۔

انسان ماحول، تربیت، مشاہدات اور تجربات سے سوچنے کا انداز اور عادات سیکھتا ہے۔

کچھ عرصہ بعد یہی سوچ اور عادات اس کے مزاج کا حصہ بن جاتی ہیں اور مزاج کو کچھ عرصہ برقرار رکھا جائے تو وہ انسانی فطرت میں ڈھل جاتا ہے۔

ہمارے ہاں ایک طبقہ سمجھتا ہے کہ رونے سے جنت مل جائے گی، دوسرا سمجھتا ہے ان رونے والوں کو مارنے سے جنت ملے گی، تیسرا ان دونوں پر فتویٰ لگا کر جنت کی تلاش میں ہے۔

ایسی سوچ بذات خود حالت جہنم ہے۔

”

جب ہم سے تعلقات میں جھگڑے
نہیں درست ہو سکے تو ہم نے کہہ دیا
کہ جہاں جھگڑے ہوتے ہیں وہاں پیار
ہوتا ہے، بیوقوفی کی انتہا ہے۔

یعنی انڈیا کو پاکستان سے عشق ہے۔۔۔

64 لفظوں کی کہانی

میں ایک بستی میں گیا اور ان سے پوچھا کہ یہاں کا سب سے برا انسان کون ہے، گاؤں والوں نے چار پانچ افراد کے نام لیے۔ میں نے ان پانچوں افراد سے ملا تو پہلے چار نے بھی پانچویں فرد کا نام لیا۔ جب پانچویں فرد سے یہی سوال پوچھا کہ گاؤں کا سب برا انسان کون ہے تو اس نے کہا "میں"

”

اگر ہم میں سے صرف 20
فیصد افراد بھی اللہ کی راہ میں
دینا شروع کر دیں تو کوئی لینے
والا نہیں بچے گا۔

”

لمحہ فکریہ

آج دنیا کی 24 فیصد سے زیادہ
آبادی مسلمان ہے اور
سائنسدانوں میں مسلمان 1 فیصد
سے بھی کم ہیں۔

”

کیا وجہ ہے کہ آج تک نہ کبھی
دو ادیان کے بیچ اختلاف ختم ہو
سکا نہ کسی ایک دین کے دو
فرقوں کے بیچ؟

سوچئے ضرور۔۔۔

”

سائنسدانوں کا اختلاف نئی ایجاد کا
باعث بنتا ہے
فلسفیوں کا اختلاف سوچ کے نئے
زاویے متعارف کرواتا ہے

اور مذہبی پیشواؤں کا اختلاف۔۔۔
بس نہ پوچھیے

سچ اور جھوٹ کا اصل پیمانہ بھی انسان کا
نظریہ ہے۔

رسول اللہ کے مخالفین کفار تھے اور وہ رسول
اللہ کے ساتھیوں کو بھی کفار ہی کہتے تھے۔

سچ اور جھوٹ میں فرق نظریہ اور نقطہ نظر
بدلے بغیر نا ممکن ہے۔

آج کوئی چھوٹی سی فرضی بات پر

تعلق توڑ کر چلا گیا

کل ہی کسی نے مجھے دعا دی تھی

"اللہ تمھارا بھلا کرے"

”

جس تعلق کو بچانے کے لیے
لوگ اپنی شخصیت تک کو بدل
لیتے ہیں وہ تعلق اکثر اسی بدلاؤ
کی وجہ سے ختم ہو جاتے ہیں۔

ارسطو کا ایک علمی کمال یہ ہے
کہ آج ارسطو کے نظریات کا
حوالہ دینے والا بھی صاحب علم
سمجھا جاتا ہے۔

”

ہمارے سارے اختلافات اور بحث
اس بات پر ہیں کہ صحابہ کو ماننا ہے
یا نہیں اور اہل بیت کو ماننا ہے یا
نہیں یا دونوں کو ماننا ہے۔ کاش کبھی
اس پر بھی کوئی مناظرہ ہو جائے کہ
جو جس کو بھی مانتا ہے اسکی باتوں پر
کس حد تک عمل کرتا ہے۔

”

کتابوں میں پڑھا ہے کہ دوزخ میں
لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں
گے مگر ایک دوسرے کو عذاب میں
دیکھ کر بھی مدد نہیں کریں گے

آج کل بھی ایسا ہی ہے۔

منافق لوگ منافقت کی تعریف بھی
موقع دیکھ کر بدل دیا کرتے ہیں

”

اک گناہ میرا بابل ویکھے تہ دیوے دیس نکالا
لکھ گناہ میرا مالک ویکھے نت پردے پاون والا

میاں محمد بخش رح

مفہوم : دنیاوی تعلقات ایسے ہیں کہ کوئی آپ کی ایک غلطی یا گناہ پر ہی آپ کو اپنی دنیا سے نکال دیتا ہے، دھتکار دیتا ہے اور ہمارا مالک ہمارا رب ایسا ہے جو ہماری ہزاروں لاکھوں غلطیوں کو دیکھنے کے باوجود ان پر پردہ ڈال کر اپنی نعمتوں کا سلسلہ جاری رکھتا ہے۔

ہم جسے زمانہ کہتے ہیں قرآن نے
اسے العصر کہہ کر پکارا ہے
ہم اپنے عیب چھپانے کے لئے زمانے
کو برا کہتے ہیں جبکہ قرآن نے زمانے
کی ہی قسم کھا کر کہا ہے کہ ایسے
انسان صرف خسارے میں ہیں۔

سائنس کے مطابق انسان کے غصے کا
دورانیہ 12 منٹ ہوتا ہے پھر پارہ
نیچے آ جاتا ہے۔

یہ انسانوں کے بارے میں تحقیق
ہے۔ اس تعریف کے مطابق دیکھتے
ہیں کیا ہم انسان ہیں؟

”

ہم سب ایک ساتھ مل کر، قدم سے
قدم ملا کر

اکیلے اکیلے جینا سیکھ رہے ہیں۔۔۔

اگر کسی کے ساتھ خوبصورت یادیں
بہت زیادہ ہوں اور تلخ یادیں بہت
کم تو سمجھ لیں آپ نے کوئی خزانہ
کھو دیا ہے۔

چھوٹی سی ایک خواہش ہے
آسمان کے آسمان پر پاؤں رکھنے کی

”

پتھروں کی منتیں کرنے سے ہزار گنا
بہتر ہے کہ اپنے شیشے کو مضبوط کر
لیا جائے۔

”

لاتوں کے بھوت آج کل نوٹوں
سے مانتے ہیں۔

”

سر آپ فلمیں دیکھتے ہیں؟

جی! سارا دن

”

سر بدنصیب کون ہوتا ہے؟

جو اپنے ساتھ ہونے والے تمام برے

معاملات کو نصیب کا نام دے کر خود کو

مطمئن کرتا رہتا

ہے۔

سر پھر خوش نصیب کون ہوا؟

جو اپنی خامیاں تلاش کرکے اپنے عمل کو

درست کر لیتا ہے۔

سردیوں کے موسم میں پیاس نہیں لگتی،
جسم میں پانی کی کمی پوری کرنے کے لیے
زبردستی وقفے وقفے سے پانی پینا پڑتا ہے۔

بعض اوقات تعلقات میں بھی "سردی"
آجاتی ہے، آگے آپ سمجھدار ہیں۔

پیر کامل وہ ہے جسے کامل ہونے
کی کوئی خوش فہمی نہ ہو۔

”

کچھوے اور خرگوش کی کہانی سے یہ
سبق سیکھا ہے کہ جو لوگوں کے
پیچھے انکے عیب بیان کرنے میں
کچھوا اور خوبیاں بیان کرنے میں
خرگوش بن گیا وہ ریس جیت گیا۔

زندگی کسی موڑ پر ان سوالوں کے
جواب بھی مانگتی ہے جو کبھی
نصاب میں شامل ہی نہیں تھے۔

"خدا نے آج تک اس قوم کی
حالت نہیں بدلی"
جو دن رات خدا سے اپنی حالت
بدلنے کی صرف دعاؤں میں
مصروف ہے۔

”

هم چاہیں تو آج سے ہی ذہنی
غلامی کی زنجیروں کو توڑ
ڈالیں ورنہ وہ تو ہمیں توڑ ہی
رہی ہے۔

”

میرا دوست کہتا ہے
مجھے شہر آکر دنیا داری سیکھنے میں
کئی سال لگ گئے ورنہ پہلے میں
زبان کا پکا ہوتا تھا۔

❞

اللہ کو اپنے جیسے لوگ پسند ہیں
احساس کرنے والے، شفیق، رحیم،
درگزر کرنے والے، آسانیاں پیدا
کرنے والے، وعدہ نبھانے والے اور
سب سے بڑھ کر پردہ رکھنے والے۔

”

آج جو آپ کے لیے بے ایمانی کر

رہا ہے

کل وہ آپ کے ساتھ بھی بے ایمانی

کرے گا۔

زیادہ تر چاند جیسے نظر آنے
والے ہی دن میں تارے
دکھلاتے ہیں۔

”

آدھا مخلص انسان ہمیں قبول
نہیں ہوتا
اور پورا مخلص انسان ہمیں
ہضم نہیں ہوتا۔

”

خود اعتمادی حاصل کرنے کے بعد
سب سے بڑا مسئلہ خود پسندی سے
بچنا ہے۔

"صفائی نصف ایمان ہے"

اور

بھلائی مکمل ایمان ہے۔

”

قرآن کریم ایصال ثواب کیلئے نہیں بلکہ

کمال حیات کے لیے بھیجا گیا ہے

اسکی آیات سن کر نعرہ تکبیر کی بجائے

ایک دفعہ نعرہ تدبیر لگا کر بھی دیکھ لیں

یقیناً ہماری دنیا و آخرت بدل سکتی ہے۔

”

کبھی کبھی لگتا ہے میرے ملک کے سب

وزیر وزیر نہیں بلکہ بادشاہ ہیں

کام ہی نہیں کرتے۔۔۔۔

شراب نشہ کرتی ہے اسے پی کر انسان کو
انسان کی بلکہ ماں بہن کی تمیز نہیں رہتی،
اچھے برے کا فرق نہیں پتہ چلتا، حلال حرام
ایک جیسا ہو جاتا ہے۔۔۔

کبھی کبھی لگتا پوری قوم نے "پی" رکھی ہے

”

بہت سے لوگوں کو میرے
خیالات سے اس لیے بھی اختلاف
ہے کہ وہ "میرے" ہیں
اگر میں ان خیالات کے آخر میں
علامہ اقبال یا جبران خلیل لکھ
دوں تو وہ چپ کر کے قبول کر
لیں گے۔

Hassnain Malik

Writer, Editor, Trainer, Speaker, Social Worker

www.hassnainmalik.com
Email: imhassnain@gmail.com
Phone: +92 321 8470906
Twitter: @imhassnain
Instagram: @zhassnainmalik
Facebook: @Hassnain.Malik.The.Trainer